Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

ٹیلیگرام نمبر ۵۲۷۴ (رجسٹرڈ ایل نمبر)

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

روز ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

| جلد ۶۲/۲۷ | یکم ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ ، ۶ ماہ صلح ۱۳۵۲ ہش ، ۶ جنوری ۱۹۷۳ء | نمبر ۵ |
| --- | --- | --- |

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

---

ربوہ ۵ ماہ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

فلو اور کھانسی کی وجہ سے دو دن تک سخت تکلیف رہی۔ آج ہلکا سا افاقہ ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

# مرکزِ احمدیت ــــ ربوہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریباً سوا لاکھ فدائیوں کا اجتماعِ عظیم

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

## ہمارا یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا "اک سے ہزار ہوویں" کی قبولیت کا ایک عظیم نشان ہے!

## اس نشان کی اہمیت کو سمجھو اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی حمد میں مصروف رہو

(قسط نمبر ۲)

۲۶ رفتح (۲۶ دسمبر) کو پونے دس بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کے اسّی ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمانے کے لئے بذریعہ کار تشریف لائے۔ جونہی حضور نے سٹیج پر رونق افروز ہوکر السلام علیکم فرمایا۔ تمام سامعین جلسہ نے کھڑے ہوکر اوراللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت خاتم النبیین زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا نے کی۔ تلاوت کے بعد جناب ثاقب صاحب زیروی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے مندرجہ ذیل اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھے ؎

باغ میں ملّت کے ہے کوئی گُل رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار میں مستانہ وار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

حضور علیہ السلام کے یہ اشعار پڑھنے کے بعد جناب ثاقب صاحب زیروی نے اپنی ایک نظم "ہجوم عاشقاں" پڑھ کر سنائی۔ (یہ نظم الفضل میں شائع ہو چکی ہے)۔

تلاوت اور نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بصیرت افروز افتتاحی خطاب شروع فرمایا جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے اپنی ناسازیٔ طبع کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جلسہ سے دو دن قبل گذشتہ اتوار کو مجھ پر انفلوئنزا کا سخت حملہ ہو گیا تھا اور میری حالت ایسی ہو گئی تھی کہ مجھے ڈر تھا کہ شاید میں جلسہ سالانہ سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھا نہ سکونگا لیکن خدا نے فضل کیا اور بیماری پر کنٹرول ہو گیا اور اللہ تعالےٰ نے جو اپنے بندوں سے بڑا ہی پیار کرنے والا ہے مجھے یہ توفیق بخشی کہ میں آج اپنے بھائیوں کے درمیان موجود ہوں۔ الحمد للہ۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا آج سے ۸۲ سال قبل جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کی بنیاد رکھی تو حضور نے اپنے اشتہارات میں بعض ایسی بنیادی اہمیت رکھنے والی باتیں بھی بیان فرمائیں جو ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ مثلاً حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:-

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اور اس سلسلے کی بنیادی اینٹ خدا نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد ہمیشہ ہر احمدی کے پیش نظر رہنا چاہیئے تاکہ اس پر اس جلسہ کی اہمیت واضح رہے اور کبھی بھی ایسا وقت نہ آئے جبکہ وہ اسے میلہ کا رنگ دیکر تضییع اوقات کا موجب بنائے۔

حضور نے فرمایا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اشتہار شائع فرمایا تو اسکے بعد جو جلسہ ہوا اسمیں صرف ۷۵ آدمی شامل ہوئے تھے۔ لیکن آپ نے اپنے رب سے یہ دعا مانگی کہ ؎ "اک سے ہزار ہوویں" یہ دعا قبول ہوئی چنانچہ آج خدا کے فضل سے ان ۷۵ آدمیوں کے مقابل میں ۷۵ ہزار سے بھی زیادہ افراد ہمارے اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں (نعرہ ہائے تکبیر) ہمارا خدا واقعی سچے وعدوں والا اور کامل قدرتوں والا خدا ہے۔ دنیا خواہ اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ اکٹھی ہوکر مقابل پہ آجائے لیکن ہوتا وہی ہے جو ہمارا خدا چاہتا ہے اور جس کا اس نے وعدہ کر رکھا ہے۔ آج خدائی وعدے پورے ہو رہے ہیں چنانچہ یہ جلسہ بھی خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا ایک نشان ہے جبکہ ۷۵ کے مقابل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے ۷۵ ہزار سے بھی زیادہ آدمی اس جلسہ میں موجود ہیں اور یہ تو ابھی جماعت کا صرف ایک حصہ ہے ورنہ دنیا میں تو اب احمدیوں کی تعداد خدا کے فضل سے ایک کروڑ سے بھی آگے نکل چکی ہے

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ماہ صلح ۱۳۵۲ ہش

# آئندہ جلسہ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری ضروری ہے

مامور من اللہ پر ایمان لانے کے بعد ایک مومن کے لئے اپنی زندگی میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے اُس مامور من اللہ کی تریاقی صحبت میں رہنا ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متبعین کو بار بار یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ وہ کثرت سے قادیان آئیں اور آپ کی صحبت میں کچھ عرصہ گزار کر حسبِ استعداد وہ کچھ حاصل کریں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حاصل کیا۔ چونکہ دُور و دراز علاقوں میں رہنے والوں کے لئے بُعدِ مسافت اور کمئ مقدرت کی وجہ سے بار بار مرکز میں آنا ممکن نہ تھا اِس لئے حضور علیہ السلام نے خدائی منشاء اور اِذن کے ماتحت جماعت میں دائمی طور پر مقررہ تاریخوں میں جلسۂ سالانہ کے انعقاد کا آغاز فرمایا اور اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے خود اپنے دستِ قدرت سے رکھی تا دُور و دراز علاقوں اور ملکوں کے لوگ کم از کم سال میں تین دن مرکز میں گزار کر سال بھر کی دُوری کی تلافی کر سکیں۔ چونکہ یہ تین دن پورے سال کے قائم مقام تھے اِس لئے اللہ تعالیٰ نے اِن میں برکت بھی وہ رکھ دی کہ جس سے واقعی مرکز سے سال بھر دُوری کی تلافی ہو سکے۔

چنانچہ حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی بنیادی غرض کی وضاحت کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"تمام مخلصین داخلین سلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اِس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعفِ فطرت یا کمئ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسّر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ . .

. . لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدم موانع قویّہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں"۔

(آسمانی فیصلہ)

اب چونکہ جلسہ کے تین دنوں نے پورے سال کا قائم مقام ہونا تھا اور انہیں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر بابرکت بنایا تھا اِس لئے حضور علیہ السلام کی یہ شدید خواہش تھی کہ کوئی فرد ایسا نہیں رہنا چاہیئے کہ جو اپنی غفلت اور سستی کی وجہ سے اِس بنیادی اہمیت کے حامل الٰہی جلسہ میں شرکت سے محروم رہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ حضور ؑ نے احباب کو اِس جلسہ میں خاص تعہد اور عزم کے ساتھ شریک ہونے کی بار بار تلقین فرمائی۔ حتّٰی کہ کم مقدرت احباب کو بھی مخاطب کر کے انہیں ایک خاص ترکیب بھی بتائی کہ جس پر عمل پیرا ہو کر وہ جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ ترکیب خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:۔

"اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اِس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دِقّت سرمایۂ سفر میسر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا"۔ (آسمانی فیصلہ)

حضور علیہ السلام کی اِس نصیحت سے جبھی فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے کہ جب ایک جلسۂ سالانہ میں شرکت کے بعد نیا سال شروع ہونے کے ساتھ ہی اِس نصیحت پر عمل شروع کر دیا جائے۔ کم مقدرت احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ آئندہ سال منعقد ہونے والے جلسۂ سالانہ میں شمولیت کے لئے روزانہ یا ماہ بماہ ابھی سے پس انداز کرنا شروع کر دیں تاکہ وہ ایسے مقدس و بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم نہ رہیں۔ اگر جملہ احباب خواہ وہ صاحبِ مقدرت ہوں یا کم مقدرت ابھی سے آئندہ جلسہ میں شمولیت کی نیت کر لیں گے اور اِس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں گے تو انہیں ابھی سے ثواب ملنا شروع ہو جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ ان کی اِس تڑپ اور دُور اندیشی پر مبنی دَوڑ دُھوپ اور کوشش کو شرفِ قبول سے نواز کر اُن کے لئے ایسے سامان کر دے گا کہ وہ بآسانی آئندہ جلسہ میں شمولیت اختیار کر سکیں اور کسی حال میں بھی اِس سے محروم نہ رہیں۔

پس حضور علیہ السلام کی نصیحت کی رُو سے ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم آئندہ سال منعقد ہونے والے جلسۂ سالانہ میں شمولیت کے لئے ابھی سے فکر اور تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

---

# ترا نشان تو لہرائے گا زمانوں میں

## (بارگاہِ ربّ العزّت میں چند معروضات)

مکرم ثاقب زیروی صاحب نے اپنی ذیل کی نظم جماعت احمدیہ کے ۸۰ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۷ دسمبر ۱۹۷۲ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی:۔

چراغ کیسے جلے ہیں یہ آشیانوں میں
اندھیرے بڑھتے ہی جاتے ہیں گلستانوں میں

نہ گفتگو میں ہے وہ لذّتِ خلُوص کہیں
نہ وہ جلال ہی باقی رہا اذانوں میں

عجیب بات ہے جن کو ہے تیرے دیں کی لگن
انہی پہ سنگ زنی ہے ترے جہانوں میں

سبق ملا ہے ستم سہہ کے بھی دُعا دینا
مسیحِ وقت کے عہد آفریں بیانوں میں

جُھکے گا کیسے سرِ شوق اہلِ ایماں کا
کہ خم تو آ نہیں سکتا کبھی چٹانوں میں

ہمارا حُسنِ صداقت اُفق پہ چمکے گا
یقین چھُپ نہ سکے گا کبھی گمانوں میں

چراغِ فکر و بصیرت جلائیں گے ہر سُو
ضیائے دیں کو سجائیں گے آستانوں میں

ہمارا کیا ہے یہاں ہم رہیں، رہیں نہ رہیں
ترا نشان تو لہرائے گا زمانوں میں

ہمارا عزم ہے ثاقبؔ کہ حق کی عظمت کو
بسائے رکھّیں گے ہم فکر کی اُڑانوں میں

(ثاقبؔ زیروی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی تاریخ اور کام کا مختصر خاکہ

## انڈونیشیا کے مختصر معاشرتی سیاسی اور جغرافیائی حالات

محترمہ مریم سوچی ہائی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا

۱۷ نبوت ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۷۲ء) کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کے موقع پر اور لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے کی پُرمسرت تقریب میں لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی نمائندہ اور صدر محترمہ مریم سوچی ہائی صاحبہ نے جو تقریر فرمائی اس کا اردو ترجمہ قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے

حضرت صدر صاحبہ میری پیاری بہنو اور ممبرات لجنہ اماء اللہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں لجنہ اماء اللہ کے اس جشن پنجاہ سالہ میں شمولیت کی توفیق بخشی۔ لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی طرف سے مجھے اس مبارک موقعہ پہ کچھ عرض کرنا ہے۔ سب سے پہلے میں صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی تہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کو یہ عزت بخشی کہ وہ اپنا ایک یا ایک سے زائد نمائندہ اس موقعہ کے لئے بھجوائیں۔

الحمد للہ لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے اپنے دو نمائندے اور ایک مبصر اس جشن پنجاہ سالہ میں شامل ہونے کے لئے بھجوائے ہیں۔ میں لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی ممبرات کی طرف سے جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ پاکستان کی خدمت میں پُرخلوص سلام پیش کرتی ہوں اور اس کے ساتھ ہی ہم اس بابرکت اجتماع کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہوئے دعا کی تحریک کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارے اس کام میں برکت ڈالے

حضرت صدر صاحبہ اور میری پیاری بہنو! میں اس بات کے لئے معذرت خواہ ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ انگریزی زبان کے استعمال کی وجہ سے شاید میں اپنے جذبات کا صحیح اظہار نہ کر سکوں۔ پھر بھی میں اپنے خیالات کو سادہ اور آسان انگریزی میں بیان کرنے کی کوشش کروں گی۔ جیسا کہ آپ جانتی ہیں۔ انڈونیشیا میرا وطن ہے۔ جس کی آبادی قریباً ۱۲ کروڑ عوام پر مشتمل ہے اور جو تین ہزار جزائر میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کی آبادی سینکڑوں قبائل پر مشتمل ہے جو مختلف عادات اور تہذیب رکھنے والے لوگ ہیں ۱۰۰ سے زیادہ مقامی زبانیں بولی جاتی ہیں۔

اگر ہم قومی اور سیاسی نقطۂ نگاہ سے دیکھیں تو ہم یہ بلا تامل بڑے فخر سے کہیں گے کہ ہمارے رہنماؤں نے اس قسم کے لوگوں کو جو مختلف زبانیں بولتے ہیں مختلف عادات و اطوار کے مالک اور مختلف جزائر میں آباد ہیں ایک قوم بنا کر اور ایک ملک اور ایک سرکاری زبان دے کر حیران کن کارنامہ سرانجام دیا ہے

انڈونیشیا میں مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں مثلاً اسلام رومن کیتھولک پروٹسٹنٹ، بالی جزائر کے ہندو۔ بدھ مت کنفیوشس وغیرہ وغیرہ

انڈونیشیا کی آبادی کا بڑا حصہ (۹۲ فی صد) مسلمان ہے۔ مسلمانوں میں سینکڑوں قسم کے صوفی مزاج انسان ہیں جو مخصوصاً جاوا میں پائے جاتے ہیں قریباً ساڑھے چھ سو سال پہلے انڈونیشیا کے رہنے والے ہندو مت اور بدھ مت کے پیروکار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو ثقافت نے انڈونیشیا کی ثقافت پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ جس کا مخصوص اظہار جاوا کے جزائر میں پایا جاتا ہے۔

انڈونیشیا کی آبادی کا تقریباً ۷۰ فی صد حصہ جاوا میں آباد ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہماری سب سے بڑی جماعت جاوا (خاص طور پر مغربی جاوا) کے جزائر میں پائی جاتی ہے۔ میں ان نکات پر انڈونیشیا کے معاشرہ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے زور دے رہی ہوں اور ہماری جماعت کو انڈونیشیا کے حالات اور ماحول سے الگ کر کے پیش نہیں کیا جا سکتا

انڈونیشیا اور پاکستان کے سیاسی جغرافیائی ثقافتی معاشرتی اور اقتصادی حالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے ڈچ حکومت نے قریباً ساڑھے تین سو سال تک انڈونیشیا پر حکومت کی اور قریباً ساڑھے تین سال جاپان کی فاشسٹ فوجی حکومت نے وہاں اپنا غلبہ قائم کیا۔ قریباً چار صدیوں کے بیرونی تسلط نے انڈونیشیا کی ثقافت، عادات حتیٰ کہ روحانی اور مذہبی ماحول کو تمام تر پراگندہ کیا۔ ابتداء ہی سے ہمارے تعلیمی اداروں میں خواہ وہ پرائمری، مڈل، ہائی یا کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر ہوں مخلوط تعلیم کا نظام رائج ہے۔ آپ کو لڑکے اور لڑکیاں کھیلوں کے میدانوں میں اور ہالز میں اکٹھے کھیلتے ہوئے نظر آئیں گے بین الاقوامی کھیلوں میں اولمپک اور ایشین کھیلوں کی طرح انڈونیشیا دونوں قسم کی ٹیمیں بھجواتا ہے۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد انڈونیشیا کی عورت شہری اور فوجی محکموں، فیکٹریوں اور دوسرے اداروں میں کام کرتی ہے۔ مختصراً میں یوں کہوں گی کہ انڈونیشیا میں پردہ کا نظام رائج نہیں ابھی تک ہماری احمدی بہنیں بھی اس رنگ میں پردہ نہیں کر سکیں جیسا کہ آپ یہاں کرتی ہیں۔

محترمہ صدر صاحبہ اور میری پیاری بہنو! مجھے امید ہے کہ آپ بڑی سنجیدگی سے اس معاملہ پر ان حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے غور کریں گی اور ان حالات کو بھی اپنے ذہن میں رکھیں گی اور ہمیں اس سخت معیار سے ماپنے کی کوشش نہیں کریں گی۔

مجھے امید ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر انڈونیشیا کے حالات سے پوری پوری واقفیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے گزشتہ سالوں میں دو مرتبہ انڈونیشیا کا دورہ کیا ہم پوری کوشش کر رہی ہیں کہ ہم اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کر سکیں جہاں تک ہمیں اس ملک کے حالات اجازت دیں ہم اسلامی اصول کو اپنائیں تاہم محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں یہ توفیق ملی ہے کہ ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچانا احمدیت کا پودا انڈونیشیا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد خلافت میں پہلی بار لگ چکا۔ حضور نے اپنی زندگی میں درجنوں مبلغ انڈونیشیا کی سرزمین کی طرف بھجوائے اور ۱۹۲۵ء سے لے کر اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

محترمہ صدر صاحبہ! انڈونیشیا کی تاریخ اور کام کے بارے میں یہ مختصر خاکہ پیش کرنے کے بعد خاکسار لجنہ اماء اللہ کے کام کا ایک جائزہ پیش کرنے کی جسارت کرتی ہے۔ اس وقت لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی ۳۷ شاخیں ہیں جو کہ ۳۰ مختلف شہروں میں پائی جاتی ہیں۔ پہلی جماعت ۱۹۳۷ء میں سکارنا کے مقام پر معرض وجود میں آئی اور بقیہ جماعتیں زیادہ تر ۱۹۵۲ء اور ۱۹۷۰ء کے درمیانی عرصہ میں بنیں۔ اور چند ایک اس کے بعد۔

لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی ایک مرکزی مجلس عاملہ ہے جو کہ براہ راست لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر نگرانی کام کرتی ہے۔ جو لجنہ اماء اللہ عاملہ مرکزیہ کے نام سے موسوم ہے اور لجنہ کی تمام شاخوں کو کنٹرول کرتی ہے اس مجلس عاملہ کے نو عہدیدار ہیں یہ انڈونیشیا کی سب شاخوں کے ساتھ رابطہ قائم رکھتی ہے یہ لائحہ عمل اور پروگرام اس عمومی پروگرام اور لائحہ عمل کا ایک حصہ ہے جو کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ نے تشکیل دیا ہوتا ہے ہماری ممبرات کی تعداد ۲۰۰۰ ہے۔ ہماری اور پاکستان کے ممبر بننے کے طریق میں بڑا فرق یہ ہے کہ انڈونیشیا کی

**احمدی لڑکیاں**

جب تک وہ شادی نہیں کر لیتیں ناصرات کہلاتی ہیں۔ لیکن شادی کے بعد وہ

**لجنہ اماء اللہ**

میں شامل ہو جاتی ہیں۔ یہ خاص طور پر انڈونیشیا کے ماحول کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے کیونکہ وہاں کی لڑکیاں شادی سے پہلے بڑوں کے ساتھ مل کر رہنا پسند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کرتیں۔ اپنے اس پروگرام پر عمل درآمد کرنے کے لئے مرکزی مجلس عاملہ ضروری اور اہم ہدایات اپنی شاخوں کو دیتی اور ان کے کام کی نگرانی کرتی ہے اسی طرح مرکزی مجلس عاملہ اپنی شاخوں سے باقاعدہ کام کی رپورٹ بھی طلب کرتی ہے۔ سال میں ایک بار جماعت انڈونیشیا ایک جلسہ سالانہ منعقد کرتی ہے جس میں تمام اراکین شامل ہوتے ہیں۔ اس جلسہ سالانہ میں لجنہ اماء اللہ اپنا کام بڑی مستعدی سے سرانجام دیتی ہے ان کے سپرد کھانا تیار کرنا اور جلسہ میں شامل ہونے والے اراکین کو کھانا کھلانا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کی مجلس عاملہ کچھ اجلاس بلاتی ہے جس میں تمام شاخوں کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ یہ نمائندے تین سال کے لئے مرکزی مجلس عاملہ کے عہدہ دار منتخب کرتے ہیں۔ مرکزی مجلس عاملہ پچھلے سال اپنا مجلہ شائع کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ جس کا نام "سوارا لجنہ" یعنی لجنہ کی آواز ہے۔ یہ مجلہ ہر تین ماہ بعد شائع ہوتا ہے۔ باندونگ کے شہر میں ایک ہوسٹل کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس میں کالج کے لڑکے رہائش پذیر ہوتے ہیں۔ اور یہ ہوسٹل باندونگ کی شاخ کی زیر نگرانی کام کرتا ہے۔ مرکزی مجلس عاملہ کی نگرانی اور رہنمائی میں مختلف علاقائی شاخیں اپنے اپنے شہروں میں تبلیغی جلسے منعقد کرتی ہیں جو کہ نہایت کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ اور ان میں غیر احمدی خواتین کی بہت بڑی تعداد شامل ہوتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ پندرہ روزہ تربیتی کیمپ میں جو خدام الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے لئے منعقد کیا جاتا ہے بڑے ذوق و شوق سے شامل ہوتی ہے یہ تربیتی کیمپ ۱۹۵۱ء سے لے کر اب تک ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے زیر انتظام مرکزی مجلس عاملہ کا ایک خصوصی شعبہ ہے جس کا نام شعبہ رشتہ ناطہ ہے۔ یہ شعبہ احمدی حضرات کے رشتے اپنی احمدی جماعت کے اندر کروانے کی کوشش کرتا ہے۔

مرکزی مجلس عاملہ ربوہ کے قوانین و ضوابط کے مطابق ہم اپنے اصول اور قوانین مرتب کر رہے ہیں۔ مرکزی مجلس عاملہ وقتاً فوقتاً اپنے نمائندے مختلف شاخوں میں بھجواتی ہے۔ ہر سر روزگار ممبرات لجنہ اماء اللہ باقاعدگی سے اپنا چندہ ممبری ادا کرتی ہیں موصیات کی تعداد ۱۰ ہے اس کے علاوہ ہر ممبر لجنہ کو پندرہ روپے ہر ماہ بطور چندہ ادا کرنے ہوتے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ ناصرات اور اطفال کی تربیت میں خصوصی توجہ دیتی ہے۔ ہر ممبر کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کو زبانی یاد کریں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے۔ لجنہ کی ممبرات باقاعدگی سے احمدیہ مسجد میں جمعۃ المبارک کی نماز ادا کرتی ہیں۔ اور اس کے بعد درس میں شریک ہوتی ہیں۔ اسی طرح خدمت خلق کے مختلف کاموں میں مثلاً یتامیٰ بیوگان اور غرباء کی امداد کرتی ہیں۔ مالی تحریکوں اور قربانیوں میں خاص طور پر تحریک جدید اور قرآن کریم کے انڈونیشیا کی زبان میں ترجمہ کے خصوصی فنڈ اکٹھا کرنے میں پیش پیش ہیں۔

حضرت صدر صاحبہ اور پیاری بہنو!

یہ لجنہ کے کاموں کا ایک مختصر جائزہ ہے میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ یہ ایک ادنےٰ اور حقیر کوشش ہے اس عظیم فرض کی نسبت جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتی ہوں کہ آپ ہمارے لئے خاص طور پر دعا کریں کیونکہ ہم اپنے مذہبی مرکز سے بہت دور ہیں اور ہم اردو نہ تو پڑھ سکتے ہیں اور نہ لکھ سکتے ہیں۔ حالانکہ ہمارا مذہبی لٹریچر اسی زبان میں ہے۔ ایک بار پھر میں آپ سے دعا کی درخواست کرتی ہوں جیسا کہ آپ جانتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا کہ وہ ۱۹۷۲ء میں اپنے روحانی بیٹوں اور بیٹیوں سے ملنے کے لئے انڈونیشیا جائیں گے۔

ہم اس مبارک موقع کے بڑے بیتابی اور اشتیاق سے منتظر رہے لیکن بدقسمتی سے پاکستان کے نازک سیاسی حالات کی بدولت وہ اپنے اس پروگرام پر عمل درآمد نہ کر سکے لیکن ہمیں یقین ہے کہ مستقبل قریب میں حضور ایدہ اللہ اپنے اس تجویز وعدہ کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے

اس بابرکت اجتماع پر میں اپنی قابل احترام صدر صاحبہ کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ وہ حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ انڈونیشیا تشریف لائیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری اس دعوت کو قبول فرمائیں گی۔

میں اپنے شاندار اور پرجوش استقبال کا جو ہر جگہ جماعت احمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے کیا گیا۔ خصوصاً کراچی لائل پور اور ربوہ میں۔ نیز مہمان نوازی کا اپنے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ اللہ اکبر اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ جشن پنجاہ سالہ زندہ باد

# پنج سالہ ترقیاتی سکیم

مرسلہ: محترم سیکرٹری صاحب نصرت جہاں کمیٹی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق اشاعت قرآن عظیم کی تکمیل کے سلسلہ میں ہمارے امیر سیرالیون مکرم بشیر احمد صاحب شمس نے حال ہی میں احمدیہ مسلم مشن ہاؤس فری ٹاؤن میں ایک پریس کانفرنس میں اپنے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ کی تفصیلات پیش کیں۔ وہاں کے سب سے کثیر الاشاعت روزنامہ ڈیلی میل نے ۱۴ نومبر ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں اس کی یوں خبر دی۔

"احمدیہ مشن سیرالیون نے عوام کے لئے سستی لاگت پر قرآن مجید عربی مع انگریزی ترجمہ مہیا کر رہا ہے۔ یہ بات امیر اور مشنری انچارج صاحب نے کل فری ٹاؤن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

یہ قرآن مجید جس کا ترجمہ علماء کی ایک جماعت نے مشن کے ہیڈکوارٹرز ربوہ پاکستان میں کیا ہے۔ اب مختلف سائزوں میں موجود ہے۔ اور احمدیہ بک شاپ نیز تمام ملک میں احمدیہ مشنوں سے خریدا جا سکتا ہے مولانا شمس صاحب نے بتایا کہ مشن کی پانچ سالہ ترقیاتی سکیم کا حصہ ہے اسلامی لٹریچر کی دوسری کتب بھی مرکزی پریس سے موصول ہونے کے بعد مہیا کی جا سکیں گی۔

آپ نے امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد صاحب کے دو سال قبل دورہ کا بھی تذکرہ کیا جو کہ یہاں کے لوگوں کے متعلق مکمل معلومات حاصل کرنے اور یہاں اسلام کی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے کیا گیا تھا۔ مولانا شمس صاحب نے بتایا کہ امام جماعت احمدیہ نے تعلیمی اور طبی پروگرام گورنمنٹ کے سامنے پیش کیا تھا۔ آپ نے بتایا کہ جورو۔ نوا۔ جے بو، روکوپر اور مسیبگبی کے چار ہسپتالوں میں مشن طبی عملہ۔ ادویات اور سامان مہیا کر رہا ہے۔ اسی طرح روکوپر میں سیکنڈری سکول مشن کی طرف سے کھولا گیا ہے۔

سوالات کا جواب دیتے ہوئے مولوی شمس صاحب نے فرمایا کہ یہ ترجمہ اس غرض کے لئے کیا گیا ہے کہ لوگوں کو قرآن مجید کا اصل مفہوم سمجھ آ جائے۔

آپ نے مزید کہا کہ احمدیہ مشن مزید سکول اور ہسپتال کھولنے کے علاوہ پہلے سے موجود ہسپتالوں کو پورے ساز و سامان سے لیس کرنا چاہتا ہے۔"

## دعائے مغفرت

مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۷۲ء بعد نماز عصر محترم منشی فیروز الدین صاحب کوٹلی آزاد کشمیر بقضائے الٰہی فوت ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

تدفین اگلے روز یعنی اتوار مورخہ ۳ دسمبر بعد نماز عصر مسجد احمدیہ کے ملحق قبرستان میں ہوئی۔

منشی صاحب مرحوم کوٹلی کی جماعت کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ پولیس سروس سے ریٹائر ہوئے تھے ملازمت کے دوران بھی وہ دنیا کی طرف نہ جھکے بلکہ ہمیشہ دینداری میں دن گزارے ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد منشی صاحب مرحوم مسجد احمدیہ کوٹلی کی ہر لحاظ سے رونق کو دوبالا کرنے میں کوشاں رہے۔ تربیت اطفال ان کا شغف تھا۔ خود بچوں کو مسجد میں نمازوں کے وقت لاتے اور جو بچہ کبھی کسی نماز میں غائب ہوتا اس کا محاسبہ کرتے اسی طرح بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے انتظام میں بھی مدد کرتے مولوی عبدالقادر صاحب ایک مخلص بزرگ بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے ہیں ان کی خبرگیری بھی منشی صاحب خاص طور پر کیا کرتے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم منشی فیروز الدین صاحب کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی وفات کی وجہ سے جو دینی خلاء پیدا ہو گیا ہے اس کو پُر کرنے کی ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین

(بشیر احمد سیال انسپکٹر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# متمول دوستوں کیلئے لمحہ فکریہ

## تحریک جدید کے مالی جہاد میں غرباء کی چند قابل قدر مثالیں

تحریک جدید اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے کوشاں ہے اور لامحدود کام کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں

## کروڑوں روپے کی ضرورت ہے

جماعت کے متمول دوستوں کو تبلیغ اسلام کی اس اہم ضرورت کا بخوبی احساس ہوگا۔ تاہم مناسب ہوگا کہ وہ اپنا محاسبہ کریں کہ آیا وہ حسب استطاعت اس میں حصہ لے رہے ہیں یا نہیں۔ جہاں تک غرباء اور متوسط طبقہ کا تعلق ہے ان کی قربانیاں بظاہر چھوٹی مگر اپنے اندر اخلاص اور ایثار کا بے پناہ جذبہ لئے ہوتے ہیں۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ ربوہ کے ایک تانگہ بان کئی سالوں سے تعہد کے ساتھ اعلان کے پہلے دن کی نقد ادائیگیوں میں شمولیت کا شرف پاتے ہیں اور سال رواں میں بھی انہوں نے -/۲۱ روپے دے کر یہی مقام حاصل کیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

۲۔ موضع کوٹ نہتاب ضلع لاہور کی ایک خاتون اپنے گھر بلکہ اپنے گاؤں میں اکیلی احمدی ہیں۔ اور تحریک جدید کا چندہ بڑی باقاعدگی سے ادا فرماتی ہیں سال رواں میں بھی انہوں نے اپنا چندہ -/۵۰ روپیہ پیشگی بھجوا دیا ہے۔ جزاہا اللہ تعالیٰ

۳۔ تحریک جدید کے دفاتر کے ایک مددگار کارکن ملک فضل احمد صاحب رہتاسی جن کی ماہوار آمد -/۶۵ روپے ہے۔ ۲۸ سال سے باقاعدہ اس قربانی میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ امسال بھی انہوں نے نئے سال کا چندہ -/۲۵ روپے اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے پیشگی ادا کر دیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

تحریک جدید کی مالی قربانیوں کا ریکارڈ اشاعت اسلام کے لئے اپنے محبوب امام کی آواز پر دل و جان سے لبیک کہنے کی قابل قدر مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شامل حال رہتا ہے۔ اور ہمارے دل اس پہ حمد و ثنا سے پُر ہیں۔ لیکن یہ صورت حال جماعت کے متمول اور صاحب حیثیت دوستوں کو جو مالی جہاد میں اپنی حیثیت سے کم زور لگا رہے ہیں کسی صورت میں بھی معاف نہیں کرتی بلکہ غرباء کی یہ قابل قدر قربانیاں متمول دوستوں کو اپنا معیار قربانی بلند کرنے کی دعوت دیتی ہیں انہیں سادہ زندگی بسر کرنے اور دین کے لئے زیادہ سے زیادہ اموال پیش کرنے کی تلقین کرتی ہیں۔

ع نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## اعلان نکاح

برادرم قاضی عزیز احمد سلمہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الغفور خدیجہ دختر محترم قاضی شریف احمد صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر بعوض ۲۵ سو ایک روپے مہر پر طے پایا۔ اس نکاح کا اعلان مکرم مولوی برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ملتان نے مورخہ ۱۵ دسمبر کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ملتان چھاؤنی میں کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ (قاضی سعید احمد سیکرٹری وقف جدید ملتان)

**تقریب شادی۔** مکرم شجاع الدین صاحب سیف (ابن محترم میر سیف الدین صاحب مرحوم) کی شادی ۱۷ راگست ۷۱ء کو مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں محترمہ بصیرت اسلام صاحبہ بنت محترم میر فضل دین صاحب مرحوم) کے ساتھ عمل میں آئی۔ ۲۰ اگست کو مکرم شجاع الدین صاحب سیف نے مسجد نصرت جہاں میں کثیر طور پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ مقامی جماعت کے تمام احباب کے علاوہ بعض غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی دعوت کے اختتام پر محترم سید مسعود احمد صاحب امام مسجد نصرت جہاں نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ (عبد الباری احمدی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن)

# انصار اللہ اور خدمت دین

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو خدمت دین کے یہ مواقع بار بار نہیں آیا کرتے نسلیں مٹ جاتی ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں ان کے نام زمانہ نہیں مٹا سکتا اور نہ ہی اس ثواب کو مٹا سکتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے۔"

ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط تر کرنے کے لئے انصار اللہ کو بھی مکلف فرمایا ہے جب کہ حضور انور نے فرماتے ہیں:۔

"آئندہ نسل کے دل میں خدمت اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تیز کریں"

پس ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر اپنی موجودہ نسل کے دلوں میں تحریک جدید کی قربانیوں کی اہمیت کو پورے طور پر واضح کر کے اللہ تعالیٰ سے ثواب دارین حاصل کریں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے ایک ہنگامی اجلاس منعقدہ ۱۰ ر فتح ۱۳۵۱ ہش میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن کا یہ اجلاس محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب سابق ایڈیٹر لائٹ کی وفات پر اپنے دلی صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم اس لحاظ سے قابل رشک تھے کہ ایک لمبا عرصہ غیر مبائعین کے ساتھ وابستہ رہنے کے باوجود اپنے فطری رشد سعادت کے باعث خلافت حقہ کی بیعت سے مشرف ہوئے۔

یہ اجلاس محترمہ بیگم صاحبہ نیز ان کے صاحبزادگان اور دیگر لواحقین کے ساتھ برابر شریک غم ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم مکرم مہر ارشاد احمد صاحب دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ملک منصور احمد عمر)

۲۔ میرے چھوٹے داماد محمد سلیم صاحب اختر کراچی میں بہت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ تمام دوستوں اور بزرگوں سے درخواست ہے کہ ان کی مکمل شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کریں۔ (چوہدری سراج دین ربوہ)

۳۔ خاکسار کا خالہ زاد بھائی مبشر احمد لائل پور میں بیمار ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود اسے ابھی تک کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد انوار الحق گنج مغل پورہ)

۴۔ میری خواہر نسبتی پروفیسر منظور خالدہ سرور انگلینڈ میں بیمار ہیں احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا فرمائیں۔

(۵) برادرم سید اعجاز مبارک منیر درد گردہ کے باعث چک ۶/۱۱۔ ایل ساہیوال میں علیل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (امین الرشید ہاشمی۔ کریم نگر لائل پور)

۵۔ میری پھوپھی آمنہ بشریٰ بنت چوہدری غلام محمد صاحب سابق ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کا گردوں کا اپریشن جنوری کے پہلے ہفتہ میں نیو کاسل انگلستان میں ہو رہا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اپریشن کامیاب کرے۔ اور انہیں صحت کاملہ عطا کرے۔

(چوہدری بشارت احمد اعوان حال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعت احمدیہ نے موزوں اسلامی کتب شائع کر کے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے

## سیرالیون کے وزیر اعظم اور نائب صدر مملکت کا بیان

حال ہی میں مکرم برادرم بشیر احمد صاحب شمس انچارج سیرالیون مشن نے آنریبل ایس آئی۔ کوروما وزیر اعظم و نائب صدر مملکت سے ملاقات کی اور انہیں نصرت جہاں پروجیکٹ کے زیر انتظام شائع شدہ قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ پیش کیا تو انہوں نے اس موقعہ پر فرمایا:۔

"میں خود پیدائش اور اعتقاد کے لحاظ سے مسلمان ہوں۔ احمدیہ مسلم مشن کی جس بات نے مجھے خاص طور پر متاثر کیا ہے۔ وہ اُن کی بے لوث خدمت ہے۔ جو وہ اسلامی تعلیم کی ترویج کے لئے سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ مسلمان بچوں کو طوطے کی طرح قرآن مجید پڑھا دیا جاتا تھا۔ جب کہ وہ اس کے معنے قطعاً نہیں جانتے تھے۔ اب آپ نے موزوں مذہبی کتب چھپوا کر ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے" اس سلسلہ میں انہوں نے ترجمہ قرآن مجید کا خاص طور پر ذکر کیا اور اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ یہ انگریزی مترجم قرآن مجید انہیں مہیا کیا جائے۔ اس کے جواب میں ہمارے مبلغ نے بتایا کہ ہم تو پہلے ہی آپ کے لئے بعض کتب کا ایک سیٹ لے کر آئے ہیں جن میں یہ انگریزی مترجم قرآن مجید بھی شامل ہے چنانچہ یہ سیٹ انہوں نے قبول کرتے ہوئے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔"

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

## تقریب رخصتانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے عزیزہ فرحت جبین صاحبہ بنت محترم جناب احتیاج علی صاحب زبیری آف کیمبل پور کا نکاح عزیزم نذیر احمد صاحب ایاز لندن پسر محترم مختار احمد صاحب ایاز مرحوم آف افریقہ سے پندرہ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا تھا۔

اب عزیزہ فرحت جبین صاحبہ کا رخصتانہ کوٹھی بیت الحفیظ ربوہ سے ۳۰ دسمبر ۱۹۷۲ء کو ہوا اور ۳۱ دسمبر کو عزیزم نذیر احمد صاحب ایاز کے بڑے بھائی عزیزم افتخار احمد صاحب ایاز نے اپنے مکان واقعہ دار الرحمت غربی میں دعوت ولیمہ دی۔ رخصتانہ اور ولیمہ کے موقع پر خاکسار نے دعا کرائی۔ عزیزم نذیر احمد اپنی بیگم کے ساتھ جلد ہی انگلستان جا رہے ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (ابو العطاء جالندھری)

## جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اختتامی تقریر کا ملخص

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضور نے فرمایا جس جلسہ کی بنیاد خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر رکھی گئی ہو اس میں شامل ہونے والوں کا تو یہ اوّلین فرض ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر آن اپنے رب کریم کے آگے جھکے رہیں۔ اس کے فضلوں پر اور اس کی برکتوں کے پورا ہونے پر اس کی حمد میں مصروف رہیں۔ اور اس جلسہ کے اغراض و مقاصد کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا اب میں دعا کرتا ہوں کہ اے ہمارے رب اے ہمارے قادر و توانا خدا تو نے جس غرض سے اس سلسلے کی بنیاد کی اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ تو ہمیں اسے ہر لحظہ پیش نظر رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ اور تو ہماری زندگیوں میں اس غرض کو یعنی غلبہ اسلام کو پورا ہوتے ہوئے دکھا دے۔ اے خدا تو ہمیں توفیق بخش کہ وہ جو ہمیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ہم انہیں عزت کے مقام پر قائم کر دیں اور وہ جو ہمیں مارنے کی فکر میں ہیں ہم انہیں زندہ کرنے اور زندہ رکھنے کی کوشش کرتے رہیں اور ہم اپنے رب سے یہ امید رکھتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کی غیر حاضری میں آپ کی عزت کی اور آپ کے اموال کی حفاظت کرے۔ خدا اپنے فرشتوں کو نازل کر کے ہم بے کسوں کو کامیاب کرے۔ خدا تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈال دے۔ اس کا نور ہمارے گھروں کو اور ہمارے قلوب کو منور رکھے اور ہم اس کے فرشتوں کے سایہ میں شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس اجتماعی دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ کے اسّی ویں جلسہ سالانہ کا اختتام ہونے کے بعد نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان واپس تشریف لے گئے۔ (باقی)

## دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر طفیل احمد ڈار صاحب سیٹیلائٹ ٹاؤن لائل پور بروز منگل بتاریخ ۱۲/۷۲ ۱۹ رات ساڑھے بارہ بجے اس جہان سے رخصت ہو کر اگلے جہان میں پہنچ گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ غرباء کی ہمدرد، پڑوسیوں سے نہایت اعلیٰ سلوک کرنے والی خاتون تھیں۔ ۲۸ سال اپنے خاوند ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار کے ساتھ تنزانیہ مشرقی افریقہ میں گزارے اور وہاں جماعت کی خدمت کرتی رہیں۔ جو مبلغ بھی شہر موروگورو آتے ان کے آرام کا ہر طرح خیال رکھتی تھیں۔ ان کے کپڑے اپنے ہاتھ سے دھو کر خوشی محسوس کرتی تھیں مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ ایک لڑکی شادی شدہ ہے اور لندن میں مقیم ہے

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد الکریم ڈار آف سیالکوٹ
حال ۲۸۷ پیپلز کالونی نمبر ۲ لائل پور

## ٹارگٹ کس طرح پورا کیا جا سکتا ہے

امسال تحریک جدید کے مالی جہاد کا اعلان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستانی جماعتوں کو اپنا ٹارگٹ بقدر ۷۹۰،۰۰۰ روپیہ پورا کرنے کی بھرپور تلقین فرمائی۔ اگر وعدہ جات حاصل کرتے وقت عہدیداران جماعت چند امور کا خیال رکھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی بآسانی تعمیل ہو سکتی ہے۔ وہ امور یہ ہیں۔

۱۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے ماتحت ہر فرد جماعت (مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بوڑھا) سے وعدہ لیا جائے۔

۲۔ کمانے والے کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم کوئی وعدہ نہ ہو (بموجب خواہش سیدنا حضرت مصلح موعودؓ)

۳۔ صاحب حیثیت دوستوں سے کم از کم ایک ہزار روپیہ کا مطالبہ کیا جائے (بموجب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۶۹ء)

ان امور کا خیال رکھنے سے انشاء اللہ العزیز حضور ایدہ اللہ کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ حاصل کیا جا سکے گا۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

کمزوری۔ خون کی
کمی اور دبلا پن دور کرنے
کی سستی اور اثر انگیز دوا
حب مشرق
۱۰ گولی ۵۰ پیسے
ہر اچھے کیمسٹ یا فاران لیبارٹریز رام سٹریٹ
انارکلی لاہور سے حاصل کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵